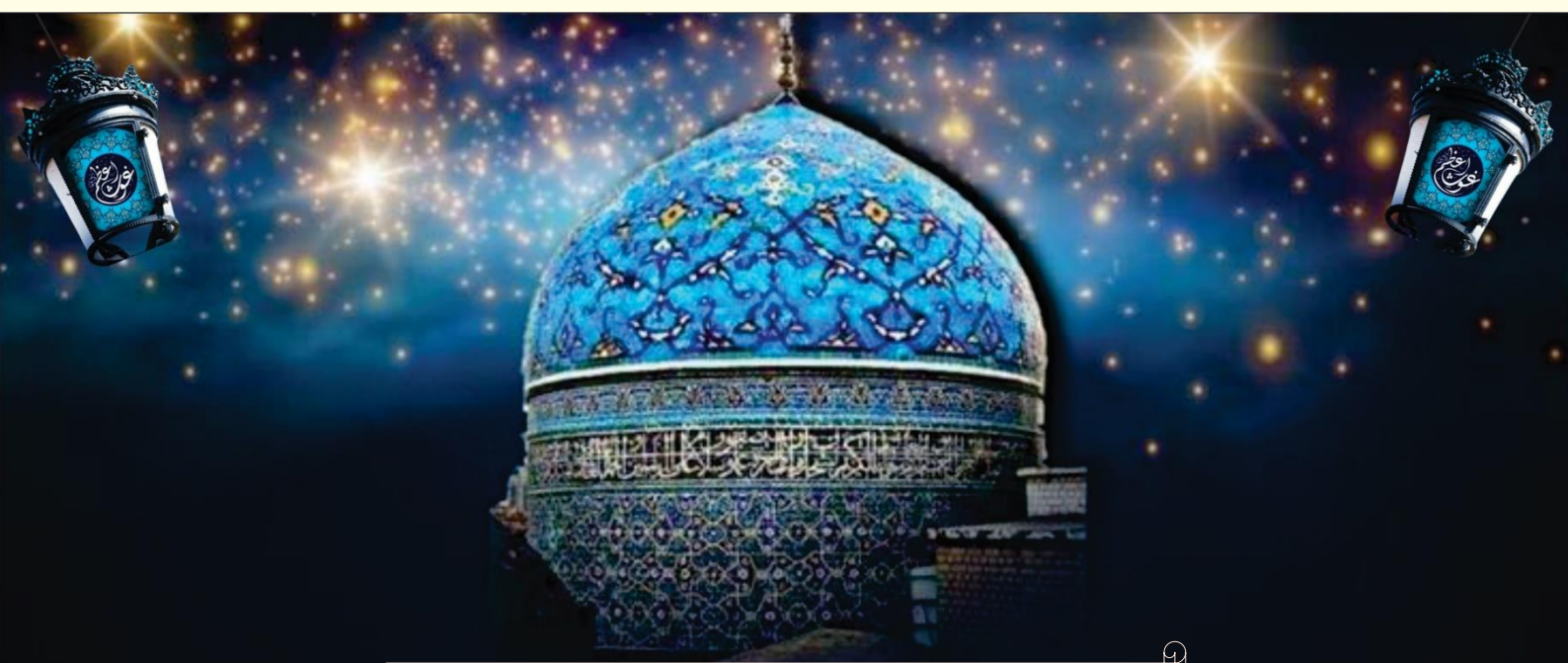

۷ ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ / 11 اکتوبر 2024ء

اُونچے اُونچوں کے سروں سے

قدم اعلیٰ تیرا

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

Join our channel مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Follow our Account مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Like our Page Jamia Nizamia Rizvia
Like our Page Jamia Nizamia Rizvia
Subscribe our channel Jamia Nizamia Rizvia

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ۔۔۔[اٰلِ عمران110:3]

ربِّ کریم جلّ جلالہٗ کی ذات بھی بلند و بالا ہے اور اُس کی صفات بھی بے مثل و بے مثال ہیں۔ اُس کا علم و کلام، اُس کی سماعت و بصارت، اُس کی شانِ تخلیق و آنِ قدرت... سبھی صفات عظیم الشان، قدیم، اَزَلی و اَبدی اور لا محدود ہیں۔ ارشادِ ربّانی ہے: وَلِلّٰہِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی ؕ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ۔ ”اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑی حکمت والا ہے۔“[النحل60:16]

خالقِ کائنات نے انبیائے کرام علیہم السلام کو اپنی شان کا مظہر بنا کر بھیجا... اُنھوں نے ربِّ کریم کی شانیں بتائیں بھی اور دکھائیں بھی۔ وہ اپنے اپنے زمانوں میں لوگوں کو اپنی مبارک زبانوں سے آگاہ بھی کیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کتنی بلند شانوں کا مالک ہے اور اپنے معجزات کے ذریعے دکھایا بھی کرتے کہ بھیجے ہوئے بندوں کی یہ طاقت ہے تو بھیجنے والے ربّ کی قدرت کا عالَم کیا ہو گا!

پھر مالکِ حقیقی نے اپنے انبیا علیہم السلام کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے اُن کی اُمّتوں میں اولیا رحمۃ اللہ علیہم پیدا فرمائے۔ وہ اپنے نبیوں کی شوکت بتاتے بھی ہیں اور دکھاتے بھی ہیں؛ کہ جس کا اُمّتی یہ کچھ کر سکتا ہے اُس نبی کا مقام و مرتبہ کتنا اُونچا ہو گا!

تمام انبیائے ذی شان علیہم السلام ساری مخلوق سے افضل ہیں، تاہم قرآنِ حکیم کے مطابق آپس میں اُن کے درجات ایک دوسرے سے بلند ہیں۔[البقرۃ2:253] ربّ تعالیٰ کے حضور سب سے اُونچا مقام اور سب سے زیادہ قُرب ہمارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خالقِ کائنات کی شانوں کے سب سے بڑے مظہر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جمیع انبیائے کرام علیہم السلام سے زیادہ ہیں۔

اولیائے عِظام رحمۃ اللہ علیہم کو بارگاہِ الٰہی میں دوسرے مسلمانوں سے بڑا رُتبہ نصیب ہوتا ہے، تاہم اُن کے باہمی مراتب ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ سب سے افضل اولیا امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے ولی ہیں اور اِس اُمّت میں صحابۂ کرام اور اکابر تابعین رضی اللہ عنہم کے بعد جو شخصیت تمام اولیائے عِظام سے افضل و اکمل ہے اور جسے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں باقی اولیا سے زیادہ قُرب نصیب ہے اُسے غوث الثَّقَلَین محبوبِ سُبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے... نسبی طور پر بھی آپ نَجِیبُ الطَّرَفَین (حسنی، حسینی سید) ہیں اور روحانی قرب بھی نہایت عالی شان ہے۔ آپ دیگر اولیا سے بڑھ کر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شانوں کا اِظہار فرماتے ہیں اور آپ کی کرامات بھی دیگر اولیائے ذی شان کی کرامات سے زیادہ منقول ہیں۔ (دیکھیے فتاوٰی رضویہ، ج:28، ص:362 تا 365، رضا فاؤنڈیشن، ملخصًا)

ماہِ ربیع الآخر میں مسلمانانِ عالَم حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اِظہارِ محبّت کرتے ہوئے آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔ اِس موقع پر آپ کی تعلیمات سے راہ نمائی حاصل کرنا بھی ضروری ہے، یہ ایمان کی ترقّی اور اعمال کی اِصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔

چنانچہ آج کے خطبہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ سے متعلق چند سبق آموز باتوں کا تذکرہ ہو گا۔

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سوانحی خاکہ

قطب الاقطاب، غوثُ الثَّقَلَین، محبوبِ سبحانی مُحیِ الدِّین[1] ابو محمد سید عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یکم رمضان، 470ھ / 1078ء کو ایران کے صوبہ گیلان (جیلان) کے ایک نہایت علمی و مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔

آپ کے والدِ ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولادِ پاک سے ہیں اور آپ کی والدہ اُمّ الخیر اَمَۃُ الْجَبَّار فاطمہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ یوں آپ نجیب الطرفین (حسنی، حسینی سید) ہیں۔

والدِ گرامی آپ کی کم عمری میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ آپ 18 سال کی عمر تک گیلان میں ہی علمِ دین حاصل کرتے رہے، پھر والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر 488ھ میں بغداد کی طرف روانہ ہوئے اور نو سال تک بغداد میں اکابر اساتذہ سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے، ازاں بعد 25 سال تک عراق کے مختلف جنگلوں اور ویران مقامات پر عبادت و ریاضت اور مجاہدات میں مشغول رہے۔[2]

حصولِ علم و زہد کے بعد نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم عالی پر وعظ و نصیحت اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور تقریباً 40 برس تک تدریس، تقریر، تصنیف اور ارشاد کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کی۔ آپ کا وعظ سننے کے لیے اتنے افراد حاضر ہوتے کہ تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی، لوگ اسلام قبول کرتے اور گناہوں سے توبہ کر کے اپنی زندگی سنوارتے۔ آپ نے خود فرمایا: میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق و فجار اور فسادی و بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

آپ کی تحریر کردہ کتابوں سے واضح ہے کہ آپ عقیدہ کے اعتبار سے پختہ سُنّی تھے اور عمر بھر اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کی ترجمانی فرماتے رہے، جب کہ فقہی اعتبار سے آپ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے مقلد تھے۔

دینی خدمات سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد 561ھ / 1166ء کو 91 برس کی عمر شریف میں آپ نے دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کیا۔ اور عراق کے شہر بغداد میں دفن ہوئے۔[3]

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

---

[1] اِس لقب کا درست تلفظ ایسے ہی ہے، اکثر لوگ اِسے مُحَیُّ الدِّیْن پڑھتے ہیں، جو فنی اعتبار سے صحیح نہیں۔

[2] اِس دَور میں سیاسی انتشار عروج پر تھا، حکمرانوں کی باہمی لڑائیوں کی وجہ سے انتظامی اور معاشی صورتِ حال ابتر تھی، اِس کے باوجود بغداد میں علماء و فضلا اور صوفیا کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

[3] بهجة الأسرار و معدن الأنوار، للشطنوفي، ذكر نسبه و صفته، ص:171، مؤسسة الشرف۔ الطبقات الكبرى للشعراني، أبو صالح سيدي عبد القادر الجيلي:248، ج:1، ص:178-186، دار الفكر

ادب کی برکت اور بے ادبی کی نحوست

قرآن وسنت میں تربیت فرمائی گئی ہے کہ اکابر / بزرگانِ دین کا ادب کرنا چاہیے، یہ دونوں جہان کی سعادتوں کا ذریعہ ہے... اور محبوبانِ خدا کی توہین ایسی نحوست ہے جو انسان کو دونوں جہان میں لے ڈوبتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرورِ عالَم ﷺ سے حدیثِ قدسی روایت کی کہ خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ فرماتا ہے: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ۔ "جو میرے کسی پیارے / میرا قُرب پانے والے سے دشمنی رکھے / اُسے اذیت دے میرا اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔" (صحیح بخاری، حدیث:6502)

محدثینِ کرام نے فرمایا: یہ ربّ تعالیٰ کی طرف سے اپنے پیاروں کے ساتھ عداوت رکھنے والوں کے لیے انتہائی ناراضی کا اِظہار ہے۔ باری تعالیٰ نے فقط دو لوگوں سے اعلانِ جنگ فرمایا ہے: 1) سود خور۔ 2) محبوبانِ خدا سے دشمنی کرنے والا۔ جس سے ربّ تعالیٰ اِس قدر ناراض ہو سخت خطرہ ہے کہ اُسے مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو گا۔ (مرقاۃ المفاتیح ومرآۃ المناجیح، زیرِ حدیث:2266)

بارگاہِ غوثیت سے بھی یہی سبق ملتا ہے کہ "باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"۔

شرف الدین ابو سعید عبد اللہ ابن ابی عَصرون علیہ الرحمہ کہتے ہیں: مَیں علمِ دین حاصل کرنے کے لیے بغداد شریف میں پہنچا، جامعہ نظامیہ (بغداد) میں ابن سِقّا میرا دوست اور ہم سبق تھا۔ ہم اکٹھے عبادت کرتے اور بزرگانِ دین کی زیارت کے لیے بھی جایا کرتے تھے۔ بغداد میں ایک بزرگ تھے جنھیں "غوث" کہا جاتا تھا۔ اُن کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہتے نظروں سے چھپ جاتے تھے۔ مَیں (عبد اللہ)، ابنِ سقا اور شیخ عبد القادر جیلانی... تینوں اُن کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے، تب شیخ عبد القادر جیلانی نوجوان تھے۔

راستے میں ابن سقا کہنے لگا: آج مَیں اُن سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا اُنھیں جواب نہیں آئے گا۔ مَیں نے کہا: مَیں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا اور دیکھوں گا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے: مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَسْأَلَهٗ شَيْئًا، أَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا أَنْظُرُ بَرَكَاتِ رُؤْيَتِهٖ۔ یعنی اللہ کی پناہ کہ مَیں امتحان لینے کے لیے اُن سے کوئی سوال کروں، مَیں تو اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن کے دیدار کی برکتیں حاصل کروں گا۔

جب ہم اُس بزرگ کے پاس پہنچے تو پہلے پہل وہ کچھ دیر ہمیں نظر نہیں آئے، چند لمحات کے بعد وہ اُسی جگہ پر دکھائی دیے۔ اُنھوں نے ابنِ سقا کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھا اور فرمایا: ابنِ سقا تیری تباہی! تُو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہیں آتا ہو گا! تیرا سوال یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے۔ مجھے تیرے اندر کفر کی آگ بھڑکتی نظر آ رہی ہے۔

پھر مجھے (عبد اللہ کو) دیکھ کر فرمایا: تم مجھ سے (امتحان لینے کے لیے) مسئلہ پوچھو گے کہ مَیں کیا جواب دیتا ہوں! تمہارا سوال یہ ہے اور اُس کا جواب یہ ہے۔ تمہاری بے ادبی کی نحوست ہو گی کہ تم اپنے کانوں تک دُنیا کی نَجاست میں ڈوب جاؤ گے۔

پھر اُنھوں نے سیدی عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نگاہ فرمائی، اُنھیں اپنے قریب کیا، عزّت سے نوازا اور فرمایا: يَا عَبْدَ الْقَادِرِ! لَقَدْ أَرْضَيْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ بِأَدَبِكَ۔ اے عبد القادر! آپ نے اپنے حُسنِ ادب سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو راضی کر دیا۔ مزید فرمایا: گویا مجھے وہ منظر دکھائی دے رہا ہے کہ آپ بغداد میں کرسی پر بیٹھ کر عالَمِ بالا کی گفتگو کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں: قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللهِ۔ میرا قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اُس بزرگ نے مزید فرمایا: وَكَأَنِّيْ أَرَى الْأَوْلِيَاءَ فِيْ وَقْتِكَ قَدْ حَنَوْا رِقَابَهُمْ إِجْلَالًا لَكَ۔ گویا وہ منظر بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ تمہارے وقت کے تمام اولیا نے تمہاری تعظیم کے لیے گردنیں جھکا دی ہیں۔ پھر وہ "غوث" ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور ہم نے اُنھیں نہیں دیکھا۔

عبد اللہ ابنِ ابی عصرون کہا کرتے: اُس غوث کی بات حرف بحرف ہم تینوں کے بارے میں پوری ہوئی:

⟸ ابن سِقا بہت بڑا عالم بنا، بے مثال مناظِر اور زبردست خطیب تھا۔ خلیفۂ وقت نے اُسے عیسائی بادشاہ کے پاس چیلنج کے طور پر بھیجا کہ اِس کے ساتھ اپنے پادریوں کا مناظرہ کرواؤ، اُس نے تمام پادریوں کو لاجواب کر دیا۔ پھر بے ادبی کی شامت آگئی، وہ بادشاہ کی بیٹی کے فتنہ میں مبتلا ہو گیا اور اُس سے شادی کی خاطر عیسائیت کو قبول کر لیا۔ اُس کا آخری وقت انتہائی عبرت ناک تھا، قرآنِ حکیم بھول گیا، مرتے وقت منہ قبلہ سے پھر گیا اور کلمہ بھی نصیب نہ ہوا۔ وہ خود کہا کرتا: اُس غوث کی بے ادبی کی وجہ سے مَیں تباہ ہوا ہوں۔

⟸ مجھے سلطان نور الدین نے زبردستی وزیرِ اوقاف بنا دیا، یوں مجھے کثرت سے دُنیا کی دولت ملی (اور دُنیاوی نجاست کانوں تک پہنچ گئی)۔

⟸ اور شیخ عبد القادر جیلانی کی ذات میں قربِ الٰہی کی علامات واضح ہیں، عوام و خواص اُن کے گرد جمع ہیں اور اُنھوں نے (حکمِ الٰہی سے) یہ اعلان بھی کر دیا: قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللهِ۔ میرا قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے.... اور تمام اولیا نے اُن کے فضل و کمال کو تسلیم بھی کیا ہے۔

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا　　اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عبد اللہ بن ابی عصرون کہتے: فَقَدْ صَدَقَ قَوْلُ الْغَوْثِ فِيْنَا كُلِّنَا۔ اُس غوث کے منہ سے ہم تینوں کے بارے میں جو الفاظ نکلے تھے، ربّ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے وہ حرف بحرف پورے کر دیے۔

(بهجة الأسرار للشطنوفي، ذكر إخبار المشائخ عنه بذلك، ص:19، مؤسسة الشرف۔ الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي، باب في التصوّف، مطلب في الفراسة، السوال رقم:353، ص:614، مركز جيلاني للبحوث العلمية والطبع والنشر، استنبول۔ فتاوٰی رضویہ، ج:28، ص:394، 395، 399، 400، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

لمحۂ فکریہ: ہمارے دَور میں بعض بدنصیب لوگ مذہبی اسکالر / انجینئر / ڈاکٹر کے روپ میں محبوبانِ خدا سے متعلق ایسا توہین آمیز لہجہ اپناتے ہیں کہ "بابے کوئی شے نہیں"۔ یہ انداز دینی تعلیمات کے یکسر خلاف اور ایسے لوگوں کو سننا ایمان کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ فقط اُنہی خوش عقیدہ شخصیات کو سننا چاہیے جن کی گفتگو سے ربّ تعالیٰ، سرورِ عالم ﷺ اور محبوبانِ خدا کے ادب کی خوشبو آئے۔

نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنا

خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کی اُمّت کو کئی امتیازات و خصوصیات سے نوازا ہے، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے حوالے سے جو شان اِس اُمّت کو عطا ہوئی ہے وہ پہلی اُمّتوں کے حصے میں نہیں آئی۔

ارشادِ ربّانی ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ ... "جو اُمّتیں لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں (اے مسلمانو!) تم اُن سب میں بہترین اُمّت ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔" [اٰلِ عمران 3:110] چنانچہ کامل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اِس اُمّت کی امتیازی شان ہے۔

دعوتِ دین کی صورتیں: نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا ہر مسلمان پر اُس کی حیثیت کے مطابق لازم ہے۔ سیدنا ابو سعید سَعد خُدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے نہی عن المنکَر (برائی سے روکنے) کے تین درجے ذکر فرمائے:

1) فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ۔ "برائی کو اپنے ہاتھ / عمل سے روکے۔" حکمرانوں اور عہدے داروں پر لازم ہے کہ اپنے اختیارات کے مطابق ریاستی طاقت سے ملک میں نیکی کے فروغ اور برائی کی روک تھام کے لیے اقدامات کریں اور اِس پر جزا و سزا کے اُصول لاگو کریں۔ سیٹھ کی ذمہ داری ہے کہ حسبِ قدرت اپنے ماتحتوں کو بھلائی کی دعوت دے اور برائی سے روکے۔ اساتذہ / والدین کا فریضہ ہے کہ حتّی الامکان اپنے شاگردوں / بچوں کو خیر کا پابند بنائیں اور شر سے دُور رکھیں۔

2) فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ۔ یعنی "ہاتھ / فعل سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے۔" علماء و مشائخ، مبلّغینِ اسلام، صحافی، اینکر، لکھاری، شاعر اور سوشل میڈیا کے متحرّکین... اِن سب کے پاس ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو اِن کا فریضہ ہے کہ برائی روکنے کے لیے اپنے زبان و قلم کی قوّت استعمال کریں، ذرائعِ ابلاغ سے فائدہ اُٹھائیں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے برائی کا خاتمہ کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں۔

3) وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ۔ یعنی "جو زبان سے روکنے پر بھی قادر نہ ہو وہ اپنے دل سے بُرا جانے۔" وہ عام مسلمان جس کے پاس نہ تو اختیارات ہیں، نہ ہی وہ زبان و قلم وغیرہ کی قدرت رکھتا ہے اُس پر فرض ہے کہ برائی کو دل سے بُرا جانے۔

اِس تیسرے درجہ کے بارے میں رحمتِ عالَم ﷺ نے فرمایا: وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ۔ یعنی "یہ ایمان کے ثمرات و نتائج میں سب سے کمزور درجہ ہے۔" (صحیح مسلم، حدیث:49) جو برائی کو دل سے بُرا نہیں جانتا گویا وہ برائی پر راضی ہے اور اِس حدیثِ مبارک کی روشنی میں اُسے یہ حق نہیں ہے کہ خود کو مسلمانوں میں شمار کرے۔ (مرآۃ المناجیح، زیرِ حدیث:5137)

غوثِ اعظم اور دعوتِ دین: غوث الثقلین محبوبِ سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ علمِ دین اور مجاہدات و ریاضات کے بعد تقریباً چالیس سال تک تقریر، تدریس اور تصنیف و اِرشاد کے ذریعے امر بالمعروف اور نہی عن المنکَر کا فریضہ سر انجام دیا۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ جس قدر کرامات اور خارقِ عادت واقعات غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہیں، اِس قدر دیگر مشائخ سے منقول نہیں، اِن کرامات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی کرامتیں بھی نیکی کی دعوت اور برائی سے روکنے کے لیے تھیں۔

ایک مرتبہ غوث الثَّقَلَین علیہ الرحمہ خطبۂ جمعہ کے لیے گھر سے نکلے۔ راستے میں آپ کے پاس سے سلطان کے لیے شراب کے تین مٹکے گزرے، جن کی بُو شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ سیکورٹی افسران اور سرکاری عہدے دار ساتھ تھے۔ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اُنھیں فرمایا: قِفُوْا! ٹھہر جاؤ! اُنھوں نے رکنے کے بجائے سواریوں کو اور تیز کر دیا۔ آپ نے جانوروں کو حکم دیا: قِفِیْ! رُک جاؤ! فَوَقَفَتْ مَکَانَهَا کَأَنَّهَا جَمَادَاتٌ۔ تمام جانوریوں اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر گئے جیسے وہ پتھر کی مورتیاں ہوں۔ افسروں نے جانوروں کو سخت مارا، مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اچانک اُن سب کو قُولَنج کا (پسلیوں میں ہونے والا) شدید دَرد شروع ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ زمین پر کروٹیں بدلنے لگے۔ اب اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی اور علانیہ توبہ کی۔ راوی نے کہا: فَزَالَتْ عَنْهُمُ الْأَلَمُ فِي الْوَقْتِ، وَانْقَلَبَتْ رَائِحَةُ الْخَمْرِ بِرَائِحَةِ الْخَلِّ۔ فوری طور پر اُن کا دَرد بھی ختم ہو گیا اور مٹکوں سے شراب کی بدبو کے بجائے سرکہ کی خوشبو آنے لگی۔ اُنھوں نے مٹکوں کو کھولا تو واقعی طور پر اُن میں موجود شراب سرکہ بن چکی تھی اور فوری طور پر جانور بھی معمول کے مطابق چلنے لگے۔

غوثِ پاک جمعہ شریف پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے اور لوگوں میں آپ کی اِس کرامت کا چرچا ہو گیا۔ بات خلیفۂ وقت تک پہنچی تو وہ مرعوب ہو کر رونے لگا اور کئی حرام کاموں سے باز آ گیا۔ وَحَضَرَ إِلَى زِيَارَةِ الشَّيْخِ وَكَانَ يَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاضِعًا مُتَصَاغِرًا۔ خلیفہ آپ کی زیارت کے لیے بھی حاضر ہوا اور وہ آپ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔

(بهجة الأسرار للشطنوفي، ذكر فصول من كلامه، ص:85، مؤسسة الشرف)

ایک رات کو خلیفۂ وقت مُستَنجِد باللہ ابو المظفَّر یوسف آپ کے دار العلوم میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور درخواست کی کہ مجھے نصیحتیں فرمایئے! ساتھ ہی بطورِ نذرانہ دس تھیلیاں پیش کیں۔ آپ نے اُنھیں قبول نہیں کیا اور فرمایا: مجھے اِن کی ضرورت نہیں۔ خلیفہ نے بہت اِصرار کیا کہ قبول کیجیے! چنانچہ آپ نے ایک تھیلی دائیں ہاتھ میں اور دوسری بائیں ہاتھ میں پکڑ کر اُنھیں نچوڑا تو اُن سے خون ٹپکنے لگا، فرمایا: يَا أَبَا الْمُظَفَّرِ! أَمَا تَسْتَحْيِيْ مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ تَأْخُذَ دِمَاءَ النَّاسِ وَتُقَابِلَنِيْ بِهَا۔ ابو المظفر! تمھیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ لوگوں کا خون نچوڑ کر / ظلم کر کے پیسہ جمع کرتے ہو، پھر میرے پاس بطورِ نذرانہ لے آتے ہو! مزید فرمایا: وَعِزَّةِ الْمَعْبُوْدِ! لَوْلَا حُرْمَةُ اتِّصَالِهِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَتَرَكْتُ الدَّمَ يَجْرِيْ إِلَى مَنْزِلِهِ۔ اللہ کی عزت کی قسم! اگر خلیفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کی حرمت پیشِ نظر نہ ہوتی تو مَیں اِن تھیلیوں سے خون بہنے دیتا حتّٰی کہ وہ شاہی محل تک جا پہنچتا۔ یہ سن کر بادشاہ کی کیفیت ایسی تبدیل ہوئی کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ (بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه، ص:120، 121)

یہ برائی سے روکنے کے لیے زبردست کرامت بھی ہے اور ناحق مال جمع کر کے عُرس منانے والوں کے لیے درسِ عبرت بھی۔

دلوں پر تصرّف

ربّ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ دیگر اشیا کی طرح دلوں پر بھی کامل قدرت رکھتا ہے اور جیسے چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ وہ اپنی حکمت کے مطابق اپنے بعض بندوں کو بھی لوگوں کے دلوں پر تصرّف عطا فرماتا ہے۔ غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اُن محبوبانِ خدا میں نرالی شان ہے جو ربِّ کریم کی عطا سے دلوں کی کیفیت بھی جان لیتے اور اُن کی حالت بھی بدل دیتے۔

(دیکھیے فتاوٰی رضویہ، ج:21، ص:379 تا395، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

حضرت عبد اللہ جُبَّائی علیہ الرحمہ کہتے ہیں: مَیں اپنے شیخِ گرامی سے امام ابو نُعیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حِلْیَۃُ الْأَوْلِیَاء کا درس لیتا تھا، اُس کی برکت سے دل نرم ہو گیا اور مَیں نے ارادہ کیا کہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کر کے ربّ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاؤں۔ پھر مَیں نے جا کر شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کی اقتدا میں نماز پڑھی، فراغت کے بعد جب بیٹھے تو آپ نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: إِذَا أَرَدْتَّ الْإِنْقِطَاعَ فَلَا تَنْقَطِعْ حَتّٰی تَتَفَقَّهَ وَتُجَالِسَ الشُّيُوْخَ وَتَتَأَدَّبَ، وَإِلَّا فَتَنْقَطِعُ وَأَنْتَ فُرَيْخٌ مَا رَيَّشْتَ۔ یعنی اگر تم گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہتے ہو تو پہلے علمِ دین سیکھو اور بزرگوں کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل کرو۔ اگر علمِ دین اور تربیت حاصل کیے بغیر گوشہ نشین بنے تو تمہاری صورتِ حال اُس چوزے کی طرح ہو گی جس کے ابھی پَر نہ نکلے ہوں (ایسا چوزہ جلد ہی چیلوں اور درندوں کا لقمہ بن جاتا ہے، یوں ہی تم بھی شیطان کے جال میں پھنس جاؤ گے)۔ (سیر اعلام النبلاء، ج:20، ص:448، مؤسسۃ الرسالۃ)

بعض لوگ علمِ دین حاصل کیے بغیر طریقت کے راستے پر چل پڑتے ہیں اور اُلٹے سیدھے کاموں کو راہِ تصوّف سمجھنے لگتے ہیں۔ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حسین ارشاد تربیت کرتا ہے کہ علمِ دین کے بغیر بندہ طریقت و تصوّف کے راستے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ایک معروف نحوی ابو محمد بن خَشّاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مَیں جوانی میں علمِ نحو (عربی گرائمر) پڑھتا تھا۔ لوگ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حسین گفتگو کی تعریفیں کرتے، مجھے بھی آپ کی تقریر سننے کا شوق تھا، مگر وقت میں گنجائش نہیں نکلتی تھی۔ ایک دن اتفاقاً مَیں آپ کی محفل میں حاضر ہوا، آپ نے تقریر فرمائی تو (میرے پسندیدہ علم "نحو" کے نکات نہ ہونے کی وجہ سے) مجھے کوئی دل چسپی نہ ہوئی اور مَیں نے دل میں کہا: ضَاعَ الْيَوْمُ مِنِّيْ۔ آج وقت ضائع ہو گیا۔ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فوری طور پر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: وَيْلَكَ! تُفَضِّلُ النَّحْوَ عَلٰى مَجَالِسِ الذِّكْرِ وَتَخْتَارُ ذٰلِكَ؟ اِصْحَبْنَا نُصَيِّرْكَ سِيْبَوَيْهِ۔ "تجھ پر افسوس ہے! تُو نحو کو محافلِ ذکر سے برتر سمجھتا ہے اور نحو کے پیچھے پڑا ہے؟ ہماری صحبت میں رہ، ہم تجھے نحو کے مشہور امام سیبویہ کی طرح بنا دیں گے۔" (سِيَرُ أعلامِ النُّبَلاء، ج:20، ص:449، مؤسسة الرسالة۔ تاريخ الإسلام، للذهبي، ج:12، ص:261، دار الغرب الاسلامي) چنانچہ وہ غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں رہے اور مختلف علومِ نقلیہ و عقلیہ پر مہارت حاصل کی۔ (قلائد الجواهر، ص:32)

اِس حکایت میں خصوصاً اُن حضرات کے لیے سبق ہے جو عصری علوم میں اتنے مشغول رہتے ہیں کہ علمِ دین کے لیے وقت نہیں ملتا۔

حرفِ آخر... عظَمت و پیغامِ غوث الورٰی

ربِّ کریم کی شان اِس قدر بلند ہے کہ اگر جہان بھر کے درختوں کی شاخوں سے قلمیں بنائی جائیں اور تمام سمندروں کا پانی سیاہی میں تبدیل ہو جائے، بلکہ اِن جیسے کئی سمندر مزید پیدا ہوں اور اُن کا پانی بھی سیاہی بن جائے، پھر مخلوق اِن قلموں اور سیاہی سے باری تعالٰی کی شان لکھے تو یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا، مگر اُس کی عظَمت کا بیان کبھی بھی مکمّل نہیں ہو گا۔

خالقِ کائنات نے اپنی عظمت و رفعت کو ظاہر فرمانے کے لیے معزّز انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، پھر اُن کا مقام و مرتبہ ظاہر فرمانے کے لیے اُن کی اُمّتوں میں اولیائے عِظام رحمۃ اللہ علیہم پیدا فرمائے۔ اِن پیاروں کے درجات سے واضح ہوتا ہے کہ جس کے بندے ایسا رتبہ رکھتے ہیں اُس معبود کی شان کا کیا عالَم ہو گا!

کسی بھی ولی کی کرامت حقیقت میں اُس کے نبی کا معجزہ ہوتی ہے اور کسی بھی نبی کا معجزہ باری تعالٰی ہی کی قدرت کا نظّارہ ہوتا ہے۔ نہ جانے محبوبانِ خدا کی عظَمتوں کے تذکرے سے بعض لوگوں کی توحید کیوں خطرے میں پڑ جاتی ہے! حالانکہ اِن پیاروں کی شان تو حقیقت میں اِنھیں پیدا فرمانے والے ربِّ کی عظَمت ظاہر کرتی ہے۔

قرآنِ حکیم کی متعدد آیاتِ کریمہ میں باری تعالٰی نے خود اپنے پیاروں کی کرامتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ والدۂ سیدنا عیسٰی علیہ السلام سیدتنا مریم کو بے موسم پھل عطا ہونا[1]... اصحابِ کہف کے کئی عقل کو عاجز کر دینے والے اُمور، جنھیں خود ربِّ کریم نے اپنی قدرت کی عجیب نشانی قرار دیا[2]... سیدنا سلیمان علیہ السلام کی اُمّت کے ایک عالِم کا پلک جھپکنے سے پہلے بہت بڑا تخت یمن سے شام میں لے آنا[3]... یہ سب کرامات قرآنِ حکیم میں مذکور ہیں... احادیثِ طیبات میں بیان ہونے والے اُمور کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔

اُمّتِ مصطفویّہ تمام اُمّتوں سے افضل ہے اور اِس اُمّت کے اولیا دیگر اُمّتوں کے اولیا سے بلند شان رکھتے ہیں۔ پھر اِس اُمّت میں صحابۂ کرام اور اکابر تابعین رضی اللہ عنہم کے بعد جو شخصیت تمام اولیائے عِظام رحمۃ اللہ علیہم سے افضل و اکمل ہے اُسے غوث الثَّقَلَین محبوبِ سُبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔ امامِ اہلِ سنت نے خوب کہا:

صحابیت ہوئی پھر تابعیت — بس آگے قادِری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فُزوں ہے — وہ طبقہ مُجمَلًا فاضل ہے یا غوث

---

[1] اٰلِ عمران 37:3

[2] الکہف 9:18 تا 22

[3] النمل 40:27

غوثِ اعظم علیہ الرحمہ کے سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ جتنی کثرت سے آپ کی کرامات منقول ہیں اُس طرح دیگر مشائخ کی کرامات مروی نہیں ہیں۔[1] غوثِ پاک علیہ الرحمہ کے ماہِ وصال کی مناسبت سے آج کے خطبہ میں آپ کی حیاتِ کریمہ سے متعلق کچھ باتوں کا تذکرہ ہوا، جن سے آپ کی بلند شان کا بھی اِظہار ہوتا ہے اور عقائد واعمال کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

❖ بزرگانِ دین کا ادب دونوں جہان کی سعادتوں کا ذریعہ ہے... اور محبوبانِ خدا کی توہین انسان کو دونوں جہان میں لے ڈوبتی ہے۔ حدیثِ قدسی کے مطابق ربّ تعالیٰ نے اپنے پیاروں سے دشمنی رکھنے والوں / اُنھیں اذیت پہنچانے والوں سے اعلانِ جنگ فرمایا ہے۔

❖ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے اِس اُمّت کو سب سے نرالی شان عطا فرمائی ہے اور یہ حیثیت و طاقت کے مطابق ہر مسلمان کا فریضہ ہے... جو اپنے ہاتھ، فعل اور طاقت سے برائی کو روک سکتا ہے اُس پر طاقت سے روکنا لازم ہے، ایسا نہیں کر سکتا تو زبان اور قلم وغیرہ کو استعمال کرتے ہوئے منکَر کا سدِّباب ضروری ہے، یہ بھی بس میں نہ ہو تو کم از کم برائی کو دل سے بُرا جاننا فرض ہے اور ایمانی تقاضا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ (صحیح مسلم:50) یعنی "ایمان کا آخری درجہ یہ ہے کہ اگر مسلمان برائی کو ہاتھ یا زبان سے روکنے پر قادر نہیں تو کم از کم اُسے دل سے بُرا جانے، اِس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔" (ماخوذ از مرقاۃ المفاتیح، زیرِ حدیث:157)

❖ غوثِ اعظم علیہ الرحمہ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکَر کے لیے مختلف ذرائع اختیار فرمائے... کتابیں بھی لکھیں، تدریس و وعظ کے ساتھ بھی اِصلاح فرمائی، لاکھوں تلامذہ وخلفا بھی تیار کیے اور متعدد کرامتیں بھی ظاہر فرمائیں۔

❖ تصوّف وطریقت کے لیے ضروری ہے کہ پہلے علمِ دین حاصل کیا جائے۔ غوث الثَّقَلَیْن علیہ الرحمہ نے علم کے بغیر گوشہ نشین / صوفی سے بھی منع فرمایا اور دینی علوم سے غفلت برتنے والوں کو بھی تنبیہ فرمائی۔

شرعی مسئلہ: ایصالِ ثواب کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا کام کرنا جس پر اللہ تعالیٰ اجر وثواب عطا فرماتا ہے، پھر اُس پر ملنے والا ثواب کسی دوسرے کو پیش کر دینا۔ عُرسِ مبارک، برسی، گیارہویں شریف، تیجہ، چالیسواں اور ختمِ پاک... یہ سب ایصالِ ثواب کے ہی مختلف نام اور صورتیں ہیں۔ ایصالِ ثواب کے لیے نہ تو وقت کی کوئی قید ہے اور نہ ہی کسی عمل کی پابندی ہے۔ نیکی کا کوئی بھی کام ہو اور کسی بھی وقت میں کیا جائے وہ ذریعۂ ثواب ہے اور اُس کا ثواب دوسروں کو پیش کیا جا سکتا ہے، تاہم اِس بات کی طرف توجّہ کی ضرورت ہے کہ اگر انسان نیکی کا کوئی کام کرے ہی نہیں، بلکہ شریعت کی خلاف ورزی کرے تو اُس پر ثواب کہاں اور اُس کا ایصالِ ثواب کیسے!

ایصالِ ثواب کرتے ہوئے اُسے محدود نہیں رکھنا چاہیے، بلکہ سرورِ عالَم ﷺ، پھر آپ کے وسیلہ سے انبیاء ومقربین اور اپنے رشتہ داروں سمیت تمام مسلمانوں کو ثواب پہنچنے کی دُعا کرنی چاہیے۔

---

[1] قال الشيخ موفّق الدين ابن قُدامة: وَلَمْ أَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ يُحْكَى عَنْهُ مِنَ الْكَرَامَاتِ أَكْثَرَ مِمَّا يُحْكَى عَنْهُ، وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا يُعَظِّمُهُ النَّاسُ لِلدِّيْنِ أَكْثَرَ مِنْهُ۔ (سير أعلام النبلاء، ج:20، ص:442۔ تاريخ الإسلام للذهبي، ج:12، ص:255)

اللہ تعالیٰ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کے طفیل ہم سب کی بخشش ومغفرت فرمائے اور ہمیں آپ کی حسین تعلیمات پر عمل کی توفیق سے نوازے۔

خالقِ کائنات تمام اُمّتِ مسلمہ سے مصائب وآلام دُور فرمائے، مظلوموں کی غیبی تائید ونصرت فرمائے، خصوصًا اہلِ غزہ کو اِعانت سے نوازے، اسرائیلی درندوں کو اتحادیوں سمیت تباہ وبرباد فرمائے اور اُمّت کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غزّہ کے مظلوموں کے ساتھ عملی طور پر تعاون کرنے کی توفیق عطا کرے!

ربِّ کریم پاکستان کو تمام بحرانوں سے نجات دے اور ڈینگی سمیت تمام وباؤں اور خطرات سے محفوظ رکھے اور حکمرانوں کو ملک وقوم کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہ النبیِّ الکریم ﷺ!